شاہ ولی اللہ کا فلسفہ

حصہ اوّل

مبادیات اخلاقیات

مصنف ڈاکٹر عبدالواحد ہالے پوتہ

مترجم سید محمد سعید

معاشرتی ارتقاء کے چار مرحلے

ارتفاق اوّل ارتفاق دوم

ارتفاق سوم ارتفاق چہارم

جیسا کہ ایک فرد کی زندگی کو سرسری طور پر چار مرحلوں مثلاً بچپن، لڑکپن، جوانی اور عمر پختگی میں تقسیم کیا جاسکتا ہے، اسی لئے شاہ ولی اللہ سہولت کی خاطر معاشرتی ارتقاء کو چار مرحلوں میں تقسیم کرتے ہیں، جن کو وہ ارتفاقات کہتے ہیں اور یہ چاروں مرحلے ایک دوسرے سے قدر مربوط ہیں کہ ان کے درمیان مشکل ہی سے خطِ تقسیم ڈالا جاسکتا ہے۔ ہر ایک مرحلہ اس کی دس صفات اور اداروں کی بنیاد پر تقسیم کیا گیا ہے اور شاہ صاحب نے ہر مرحلے کے وسیع خطوط کھینچے ہیں۔

ضروریات (حاجات) کی تسکین۔ وہ عام سطح ہے جس پر کہ ایک معاشرہ کے بندھن، خارجی طور پر قائم ہوتے ہیں۔ ابتدائی ضروریات، خوراک سردی گرمی اور موسم کی شدت کے خلاف سائے اقسام حیوانات کا ہم صحبت ہونا اور تولید نسل کرنا اور دوسری جسمانی و حیاتیاتی ضروریات کی تسکین ابتدائی دور کے انسانی معاشرہ کی تعمیر میں نہایت اہم کردار ادا کرتی ہے، جو کہ اپنے آغاز میں حیوانات

کے مقابلے میں، شکل ہی سے بہتر ہوگی لیکن ارتفاق کے دوران، مخصوص خصوصیات نے فروغ پایا جنہوں نے اس کے طرز عمل کو گروہوں اور حیوانوں کے طرز عمل سے ممتاز کیا اور اسے انسانی معاشرہ کے مخصوص نشانات عطا کئے۔

ارتفاق اوّل

(انسانی معاشرہ، معاشرتی ارتقار کے اولین مرحلہ میں)

انسانی معاشرہ اپنے فروغ کے اولین مرحلے میں اس وقت ہوتا ہے کہ جب وہ اپنی ابتدائی حالت میں ہی ہوتا ہے، ذیل کے خطوط کے مطابق انسانی معاشرہ ترقی پاتا ہے۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ بنی نوع انسان، حیوانات سے بلند تر، فروغ پاتے ہیں اور جو شے ان کو اپنی ہی نوع سے قریب تر رابطہ پیدا کرنے کی صلاحیت عطا کرتی ہے وہ قوت گویائی ہے دوسری بات یہ ہے کہ جو شے افراد کے مسلمہ گروہوں کی تشکیل میں مدد دیتی ہے، وہ خانہ بدوشوں کے گروہوں میں سے زرعی گروہوں کا مستقل قیام ہے۔ یہ دونوں باتیں ہر انسان کے درمیان، تعاون، محنت کی تقسیم گروہوں کے ارکان میں ایک دوسرے پر انحصار، کھیتوں کو جوتنے، ہموار کرنے اور آبپاشی کا سامان پیدا کرنے کے لئے اجتماعی کوشش کی مزید ضرورت پیدا کرتی ہے یہ نہ صرف انسان کو باہمی تعاون کے لئے مجبور کرتی ہے بلکہ حیوانات کی پرورش بھی ضروری بنا دیتی ہے۔

انسانی ضروریات کی ترقی اور ان کی بتدریج و پیچیدگی جو نئی شکلوں میں ترقی پذیر ہوتی رہتی ہے، جیسے سائے فراہم کرنا ایک قسم کے کپڑے بنانا اور پکا ہوا کھانا کھانا، زیادہ سے زیادہ باہمی امداد و تعاون کی ضرورت پیدا کرتی ہے۔

پرورش حیوانات بھی خاندانی نظام زندگی کو قائم کرتی ہے جو ایک گروہ میں ایک مستقل ادارہ ہوتی ہے۔

دوسری ضرورت دفاع ہے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ایک گروہ دوسرے گروہ پر حملہ کر دیتا ہے نہ صرف یہ کہ اکثر اندرونی طور پر گڑبڑ ہو جاتی ہے اور ایک ہی گروہ کے ارکان آپس میں لڑتے ہیں اکثر ان میں ایسے تنازعات پیدا ہو جاتے ہیں جو تمام گروہ کی بیخ کنی کے لئے کافی ہوتے ہیں اسی وجہ

سے متعلقہ روایات اور روایات وجود میں آتی ہیں جن کی سختی سے حفاظت کی جاتی ہے، ایک رہنما کی ضرورت محسوس کی جاتی ہے اور اس کے پیرو جنگ کے دوران اس کا حکم مانتے ہیں اور اپنے تنازعات طے کرتے ہیں۔ ایسی بنیادی خصوصیات بھی ہیں جن کو ابتدائی دور کے انسانی معاشرہ نے ظاہر کیا ہے۔

یہاں تک کہ دورِ وحشت کے معاشرہ میں یہ پیچیدہ سرگرمی، حقیقتاً ایک ایسے کردار کو فروغ دیتی ہے جو ان کے حالاتِ طبعی اور نفسیاتی ضروریات کے لئے موزوں اور فطری ہوتی ہے جسے ایک اخلاقی کردار کہا جا سکتا ہے۔ جو بعض مخصوص اوصاف کی ترقی میں رہنمائی کرتا ہے جیسے جرأت، بے غرضی، فرد کے مقابلہ میں جماعت کے لئے سوچنا، عقل و ذکاوت کی تیزی اور ان اوصاف کی اہمیت، جو ابتدائی دور کے معاشروں میں سمجھی گئی اتنی بلند اور لطیف نہیں ہوتی جیسا کہ ترقی یافتہ معاشروں میں ہوتی ہے۔ وہاں رقابت اور مقابلہ کا جذبہ بھی ہے جس کے نتیجہ میں ایک فرد جو کسی خاص معاملہ میں مہارت رکھتا ہے بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا ہے طاقتور ترین اور بہادر ترین شخص جو کہ لڑائی میں قیادت کر سکے، گروہ کا رہنما بن جاتا ہے۔ جمالیاتی مذاق بھی ابتدائی دور کے معاشرہ میں قطعی ناپید نہیں ہوتے۔ حسن کو برا نہیں سمجھا جاتا اور نہ ہی نامعلوم مستقبل کے لئے کوئی مسرت ہوتی ہے لہٰذا وہ تمام بنیادی اصول جو آگے چل کر ایک معاشرہ کی ترقی کے اعلیٰ تر مرحلوں میں زیادہ سے زیادہ اہمیت اختیار کرتے جاتے ہیں۔ اس مرحلہ میں منتشر طور پر پائے جاتے ہیں۔

ارتفاق دوم

(انسانی معاشرہ معاشرتی ارتقا کے دوسرے مرحلہ میں)

تنظیم و قوت، جو مشاہدے اور علم سے حاصل ہوتی ہے اور پہلے مرحلے میں حاصل کی گئی۔ مزید ترقی کی راہ ہموار کرتی ہے۔ ترقی و توسیع کی راہ میں کوئی بھی رکاوٹ وہی اثر پیدا کرتی ہے جو کہ ایک فرد کے معاملہ میں پیدائشی مزاج کے حجاب آمیز محرکات پیدا کرتے ہیں اور ان کے نتیجہ میں بے چینی اور رنج پیدا ہوتا ہے۔ جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ یہ نتیجہ کے طور پر ایک ارتفاق کی طرف

رہنمائی کرتا ہے۔

قابل ذکر بات یہ ہے کہ پہلے مرحلہ پر بھی ضروریات کی طرح ان کی تسکین و تکمیل کے طور طریقے بھی فروغ پانا شروع کر دیتے ہیں اور زیادہ سے زیادہ پیچیدہ ہوتے جاتے ہیں۔ یہ اسی طرز کار کا نتیجہ ہے کہ آگے چل کر، معاشرتی ارتقاء کا دوسرا مرحلہ وجود میں آیا۔

زندگی کے پانچ شعبے

شاہ ولی اللہؒ دوسرے مرحلے کی پیچیدہ زندگی کو پانچ شعبوں میں تقسیم کرتے ہیں جن کے شعبہ میں کردار کے موزوں طریقے بروئے عمل ہیں جو معاشرہ کے اخلاقی کردار کے کثیر التعداد ضابطوں کو تشکیل کرتے اور ترقی دیتے ہیں۔ یہ شعبہ حسب ذیل ہیں۔

فردی زندگی یا شخصی زندگی کا شعبہ

جو اصول شخصی زندگی کے موزوں کردار پر حکمرانی کرتے ہیں انہیں شاہ ولی اللہؒ حکمۃ المعاشیہ (طرز زندگی کی حکمت) قرار دیتے ہیں اور یہ ایک فرد کی ضروریات کی تسکین کی موزوں شکلوں سے وابستہ ہوتے ہیں مثلاً خوراک مشروبات، لباس مکان رہائش طرز نشست و برخاست۔ طرز زندگی اور سفر حضر میں، جو ترقی یافتہ معاشروں کی طرح ہر دور میں انسانی ضرورت رہے ہیں۔

گھریلو زندگی کا شعبہ

خاندانی زندگی بھی اس مرحلہ پر زیادہ پیچیدہ ہو جاتی ہے، ازدواجی تعلقات نہ صرف بچوں کے لئے ذمہ داریاں پیدا کرتے ہیں بلکہ دوسرے رشتہ داروں، خاندان کے دوستوں خادموں اور دوسروں کے لئے احساس ذمہ داری پیدا کرتے ہیں۔

اسی طرح سے نئے رواج اطوار اور روایات وجود میں آتے ہیں بعض حالات میں مشترکہ خاندان بھی ایک مظہر بن جاتا ہے جو اصول گھریلو زندگی میں کارفرما ہوتے ہیں انہیں شاہ ولی اللہ حکمت تدبیر المنزل کہتے ہیں یعنی گھریلو ذمہ داریوں کے کردار کی حکمت کا علم۔

پیشہ ورانہ زندگی کا شعبہ

یہ زندگی کے ایک اعلیٰ معیار کے لئے اہم ہے جو مزید تقسیم محنت اور ذرائع پیداوار اور حصول روزی کی تخصیص کار اور ترقی سے تعلق رکھتی ہے شاہ ولی اللہ اس شعبہ کو حکمت اکتسابیہ (یعنی روزی حاصل کرنے کی حکمت) کہتے ہیں۔

تجارتی معاہدوں کے تعلقات اور دوسروں سے سامان تجارت کے مبادلہ کا شعبہ

یہ شعبہ اس علم پر قائم رہتا ہے جسے شاہ ولی اللہ نے حکمت التعاملیہ، یعنی باہمی لین دین کا علم قرار دیا ہے، یہ علم ایسے معاملات سے تعلق رکھتا ہے جیسے فروخت، پٹہ، کرایہ نامے قرضہ، دیریاری، رہن و بیع وغیرہ۔

تعاون کا شعبہ
(یا امداد باہمی کا شعبہ)

شاہ ولی اللہ کے نزدیک یہ شعبہ، حکمت التعاونیہ، یعنی امداد باہمی کے علم سے تعلق رکھتا ہے مثلاً بیقین دہانی (ضمانت) سے تعلق رکھنا، مشترکہ ملکیت کا کاروبار، شراکت، ایجنسی اور اسی قسم کے دوسرے معاہدے وغیرہ۔

آخر کے تین شعبے ایک معاشرہ کی معاشی زندگی کے کردار کے ترقی و فروغ کے مختلف پہلوؤں کی نمائندگی کرتے ہیں اسی لئے ان تینوں شعبوں کو مشترکہ طور پر ایک شعبہ بھی تصور کیا جا سکتا ہے اور اسے معاشی زندگی کے کردار کا شعبہ کہا جا سکتا ہے۔

زندگی کے تمام متذکرہ بالا شعبے، ایک معاشرہ کی لازمی خصوصیات ہیں جو کہ اپنے ابتدائی مرحلے سے ترقی پا گئے ہیں ہر ایک شعبہ ترقی یافتہ معاشرہ کی تشکیل میں اپنا لازمی حصہ ادا کرتا ہے ترقی یافتہ معاشروں میں، شعبہ دوسرے شعبوں سے مربوط ہوتا ہے ایک دوسرے سے تعلق رکھتے ہوئے یہ پانچوں شعبے معاشرہ کے تمام ارکان کو بحیثیت مجموعی متحد

کرتے ہیں اور معاشرہ کو بڑے پیمانہ پر ایک ہی خاندان کی شکل دیتے ہیں۔

مملکت، مدینہ

اپنے ارتقاء کے دوسرے مرحلے سے گذرنے کے دوران معاشرہ ایک وسیع تر اتحاد کی شکل میں فروغ پاتا ہے جو کہ مملکت کی تشکیل کرتا ہے۔

شاہ ولی اللہ کے الفاظ میں ایک حقیقی مملکت، ایک مستحکم قلعے بلند وبالا عمارات اور تجارتی مرکز کا نام نہیں بلکہ یہ انسانوں کے مختلف گروہوں کے درمیان اتحاد کی ایک شکل ہے جو ان اصولوں (زندگی کے مختلف شعبوں) کے لازمی نتیجہ کے طور پر وجود میں آتی ہے جو معاشرہ کے مختلف گروہوں کے درمیان مختلف رسل ورسائل یا تبادلۂ اشیاء اور تعاون کے ذریعہ تعلق پیدا کرتی ہے اور ان کو داخلی اتحاد اور فرد واحد کی سالمیت عطا کرتی ہے۔

مملکت اور اس کے اتحاد کے تحفظ کے لئے معاشرہ مملکت کی ایک حکومت قائم کرتا ہے اور پھر اسے ترقی دیتی ہے۔ مملکتی حکومت کا فروغ معاشرہ کی علامت ہے جس نے معاشرتی ارتقاء کے تیسرے مرحلے تک ترقی کی ہے اور جسے شاہ ولی اللہ ارتفاق سوم قرار دیتے ہیں۔

ارتفاق سوم

(انسانی معاشرہ، معاشرتی ارتقاء کے تیسرے مرحلہ میں)

معاشرتی ارتقاء کا تیسرا مرحلہ سابقہ مرحلہ کا فطری نتیجہ ہے جس میں معاشرہ واقعتاً ایک متحدہ نظام الاعضاء کی طرح ہو جاتا ہے اور یہی مملکت کی بنیاد ہے اتحاد اور عضویت۔ دونوں مزید معاشرتی ارتقاء کی ضرورت محسوس کرتے ہیں یہ ایک ہم رنگ مملکتی حکومت کی تخلیق و ترقی کی طرف واقع ہوتا ہے اسی مقصد کے حاصل کرنے کے منصوبوں میں نہ صرف معاشرہ کا تحفظ و حفاظت اس کا اتحاد اس کی مملکت اور حکومت شامل ہوتے ہیں بلکہ وہ اس مکمل فائدے سے تعلق رکھتے ہیں جو اتحاد، مملکت اور حکومت اپنے معاشرہ کے ارکان کو پہنچا سکتے ہیں۔

اس قسم کی مملکت کی حکومت اور حکومتی منصوبوں کی ترقی کو شاہ ولی اللہ ارتفاق سوم قرار دیتے ہیں۔ اور یہ معاشرہ کے وہ نشانات ہیں جو معاشرتی ارتقاء کے تیسرے مرحلہ میں نمودار ہوتے ہیں۔

اس سے قبل کہ مملکت کی ضروریات اور ان کی تکمیل کے لئے حکومت کے طریقوں کا تجزیہ کیا جائے۔ یہ اور زیادہ دلچسپ ہوگا کہ اتحاد مملکت اور مملکت کی حکومت اور ان کے باہمی تعلق کے بارے میں شاہ ولی اللہ کے تصورات کی وضاحت کے لئے البدور میں سے ایک عبارت نقل کی جاتی ہے۔ شاہ ولی اللہ کے الفاظ یہ ہیں -

> " بلاشبہ جب انسان ایک دوسرے سے باہمی لین دین کرتے اور مختلف لوگ مختلف پیشوں میں ماہر ہوتے ہیں اور وہ ایک دوسرے کی ضروریات پیدا کرتے ہیں اور فراہم کرتے ہیں۔ اور نتیجہ کے طور پر سامان تجارت کے مبادلہ کی مختلف شکلیں، مثلاً تعاون وغیرہ وجود میں آتی ہیں یہ لازمی طور پر اس اہمیت کو واضح کرتی ہیں کہ لوگوں کے درمیان، مثلاً کاشتکاروں تاجروں اور جولاہوں وغیرہ کے درمیان ایک قسم کا رشتہ یعنی اتحاد موجود ہے "

> یہ لوگوں کے وہ گروہ ہیں جو باہمی رشتے کے جوڑنے سے فی الحقیقت مملکت کا نظام ترتیب دیتے ہیں۔ حقیقی مملکت یہ چاردیواری، قلعہ اور تجارتی مرکز کا نام نہیں۔ اگر ایک دوسرے کے قرب و جوار میں بہت سے شہر واقع ہیں اور ان میں رہنے والے لوگ باہمی لین دین کرتے ہیں تب یہ ایک مملکت کہلائے گی۔

> اس نقطہ نگاہ سے کہ ایک مملکت کو اتحاد کے رشتے سے متحد کیا جائے وہ فرد واحد یا ایک نظام الاعضاء کی طرح ہو جاتی ہے جس میں لوگوں کا گروہ، اور ہر فرد کی حیثیت وہی ہوتی ہے جو اس شخص کے جسم میں ایک دھڑ یا چھوٹے سے عضو کی ہوتی ہے۔

ایک مملکت میں اتحاد لازمی شے ہے۔ سب سے پہلے اس اتحاد کے تحفظ کی ضرورت ہے تب اس کے تمام فائدے اٹھانے کے لئے اسے ترقی و فروغ دینے کی ضرورت ہے۔ حکومت کا نظام (تدبیر) جس کے ذریعہ کہ ایک مقصد حاصل ہوتا ہے وہی حقیقی رہنما (امام) یا مملکت کا فرمانروا ہوتا ہے شاہ ولی اللہ کے نزدیک حکومت کا فرماں روا نہ صرف کلیتہً ایک انسانی فرد کا خاکہ ہوتا ہے ماسواء بلا شبہ، جب ایک مستحکم اور طاقتور شخصیت کا حامل شخص، جو کہ قطعی طور پر اس کام کے لئے موزوں ہو، مملکت کے امور سنبھال لے، وہی مملکت کا سربراہ ہوتا ہے۔ حالانکہ وہ محض خارجی اور ظاہری طور پر سربراہ ہوتا ہے۔"

مملکت کی حکومت کا نظام، ذیل کی ضروریات کی تکمیل کرتا ہے جو کہ مملکت کے تحفظ اور ترقی کے لئے ضروری ہوتی ہیں۔

مملکت کی ضروریات

۱۔ عدلیہ مملکت کے اتحاد کے لئے اس وقت بڑا خطرہ لاحق ہو جاتا ہے جب مملکت کے مختلف شعبوں کے لوگوں کے درمیان باہمی تنازعے اور رقابتیں شروع ہو جاتی ہیں اگر ان تنازعات کا تصفیہ نہ کیا جائے تو وہ بڑھتے جاتے ہیں اور وہ مملکت کے لوگوں کے درمیان بے چینی اور تصادم پیدا کرتے ہیں جو مملکت کو لازمی تباہی کی طرف لے جاتے ہیں۔ اسی لئے مملکت، ایک ایسے ادارے کے ڈھانچے کی شدید ضرورت محسوس کرتی ہے جسے اس کے نظام حکومت میں شامل کر لیا جائے۔ جو موثر طور پر اسی کے تنازعات کا تصفیہ کرے۔ مملکت کی یہ ضرورت، عدلیہ کے ذریعہ تکمیل پاتی ہے جو سادی اور منفقہ طور پر تنازعات کے تصفیہ کا نظام ہوتا ہے۔ یہ ضروری ہے کہ عدلیہ منصف و مستحکم ہو اور اس کے فیصلے قابل عمل بھی ہوں ورنہ مملکت کی جو ضروریات، اس سے وابستہ ہوتی ہیں پوری نہیں ہوتیں۔

انتظامیہ (عاملہ)

کمزور اور بدطبائع لوگوں کی سرگرمیوں کو کچلنے کے لئے جو مملکت میں خرابی پیدا کرسکتے ہیں، یہ ضروری ہے کہ ایسے افراد کے خلاف تعزیری اور انسدادی اقدامات کرنے کے لئے ایک مستحکم نظام ہونا چاہئے۔ اور ان افراد سے نمٹنے کے لئے یکساں اور مہذب طریقے وسنت العادلہ کو اختیار کرنا چاہیئے۔

فوج یا قوت دفاع

کوئی انسانی معاشرہ و گمراہ طبائع کے افراد سے خالی نہیں ہوسکتا جو جان بوجھ کر فتنہ و فساد اور تصادم پیدا کرتے ہیں ان میں سے بہت سے ہولناک سرگرمیاں اختیار کرتے ہیں۔ مثلاً قتل و غارت گری، مملکت کے خلاف بغاوت کرنا اور ذاتی مفادات کی خاطر جان بوجھ کر نظم و ضبط میں خلل ڈالتے ہیں۔

یہ ذاتی مفادات، املاک کا حصول، یا کسی ذاتی انتقام یا دشمنی کی تسکین و تکمیل یا مذہبی تعصب ہوتے ہیں۔

ایسی ہولناک صورت حال پر قابو پانے اور ان کے خطرہ سے مملکت کو بچانے کے لئے بہادر لوگوں کی ایک فوج کی شکل میں دفاعی قوت کا جمع کرنا لازمی ہے۔ ایک فوج کی نقل وحرکت ایک طے شدہ دستور کے تحت ہوگی جس کو لوگ پسند کرتے ہیں یا خطرہ کے وقت، فوج کی نقل وحرکت ہونی چاہیئے یا اس کی نقل وحرکت ارباب حل وعقد کی مرضی پر ہوگی جو فن جنگ سے بخوبی واقف ہوں اور لوگوں کی رضامندانہ فرماں برداری کی کمان کرسکیں۔ شاہ ولی اللہ نے اس ادارہ کو جہاد کے نام سے موسوم کیا ہے۔

عوامی فلاح اور تعمیرات عامہ

ایک متمدن اور ترقی یافتہ مملکت، ایک ایسے ادارے کی ضرورت محسوس کرتی ہے۔ جو اس کے لوگوں کی فلاح وبہبود کی نگرانی کرے۔ وہ ان امور کی انجام دہی کے وسائل و ذرائع پیدا کرتا ہے جنہیں لوگ خود انجام نہیں دے سکتے۔ دوسرے الفاظ میں یہ ادارہ پبلک عمارتیں اور

تعمیرات عامّہ کے امور انجام دیتا ہے حکومت کا یہ ادارہ نقابہ ہوتا ہے اور ادارہ کا سربراہ نقیب یا والی کہلاتا ہے۔

مملکت کے لوگوں کی تعلیم

مملکت کی ضروریات کا تقاضا ہوتا ہے کہ اس کے لوگ بہتر طور پر ہدایت یافتہ ہوں، روزی حاصل کرنے کے شعبوں میں تاکہ وہ معاشرتی ارتقاء کے دو سابقہ مرحلوں کی معاشرتی ترقی کے پیش نظر، بلند معیار زندگی حاصل کرسکیں۔

مملکت کی حکومت کا فریضہ

ایک مکمل مملکت مدینۃ التامہ، وہ ہے جو متذکرہ بالا ہر ضرورت کی تکمیل کے لئے ایک موثر طریقہ سنت کی شکل میں ایک معیار رکھتی ہے۔ جیسا کہ بالعموم یہ ہوتا ہے کہ جب بہت سے ناموافق طبائع اور متصادم مفادات کے لوگ آپس میں ملتے ہیں تب ایک مسلمہ معیار اور مروجہ روایات کے مطابق کردار حکومت کی طرز کی تشریح و ترجمانی میں اختلاف آرا یقینی ہے۔ لہٰذا یہ بہتر ہوگا کہ یکسانیت و اتحاد کے کسی بھی خطرہ کو دور کرنے کے لئے ہر شعبہ کے فرائض اور امور کسی ایک شخص یا افسر کے سپرد کردیئے جائیں جو اس شخص کے ماتحت ہونا چاہیئے۔ جو متعدد شعبوں کی کارکردگی کا ذمہ دار ہوتا ہے اور تمام مملکت کا لازمی سربراہ ہوتا ہے۔

ارتفاق چہارم

(انسانی معاشرہ، معاشرتی ارتقاء کے چوتھے مرحلہ میں)

بین الاقوامی مملکت

ارتقاء کے دوران، معاشرتی ارتقاء کے دو ترقی یافتہ مرحلوں میں جو مملکت وجود میں آتی ہے وہ خود کو ایک وحدت میں تبدیل کرلیتی ہے جو حقیقتاً اس قسم کی بہت سی وحدتوں کے درمیان اس وقت ایک وحدت ہوتی ہے جب کسی قوم کی آبادی اور تمام انسانیت کو زیر غور لایا جاتا ہے۔ مملکت کے انفرادی ارکان کی طرح ہر مملکت ایک طرح، ایک بڑی مملکت کی رکن ہوتی ہے۔ جو کثیرالتعداد انسانیت سے قائم ہوتی ہے اور یہ تمام دنیا سے تعلق رکھتی ہے اور ان

میں سے بعض جزوی مملکتیں دوسری مملکتوں سے متصادم ہو جاتی ہیں اور اپنی مخالف مملکتوں سے داخلی امن اور اتحاد کو خطرہ میں ڈال دیتی ہیں۔

واقعات کی یہ نوعیت ایک نیا طاقتور نظام کی ضرورت پیدا کرتی ہے جو تمام دیگر مملکتوں کو ایک دوسرے کے ساتھ پر امن رہنے کے لئے قابو میں رکھتی ہے اور وہ اتحاد انسانیت "الانسان الکبیر" میں مداخلت نہ کر سکیں۔ اس ضرورت کی تکمیل ایک اعلیٰ خلافت کی شکل یا ایک بین الاقوامی حکومت سے پوری ہو جاتی ہے جسے اقوام اس وقت نافذ کر لیتی ہیں کہ جب وہ اپنے ارتقا کے دوران معاشرتی ارتقاء کے چوتھے مرحلے کی طرف پیش قدمی کرتی ہیں اس مرحلہ کو شاہ ولی اللہ ارتفاق چہارم کہا ہے۔ جس کے بغیر اقوام کے درمیان حقیقی امن و سکون اور انفرادی مملکتوں کی حفاظت ممکن نہیں اور وہ خلافت کے بغیر، ہمیشہ نازک حالات سے دوچار رہیں۔

مختلف سطوح

اگرچہ یہ چار مرحلے ہیں، جن سے ایک معاشرہ ترقی پذیر ہوتا ہے تاہم یہ ضروری نہیں ہے کہ ہر معاشرہ ان میں سے ہر مرحلہ سے گذرا ہو۔ بعض معاشرے دوسروں سے زیادہ ترقی یافتہ ہوتے ہیں اور اعلیٰ ترار تفاق کو پہنچتے ہیں اور بعض اپنی ترقی کے بعد زوال پذیر ہو جاتے ہیں اس لئے ہر معاشرہ کو اس کی موجودہ سطح سے جانچنا چاہیئے اور یہ دیکھنا چاہیئے کہ وہ ارتفاق کی پہلی، دوسری اور تیسری غرض کسی منزل میں ہے یا وہ جزوی طور پر دوسری منزل میں ہے۔

(سلسل)